قبل از بعثت نبوی ﷺ استہزاء بالرسول کے رجحان کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Tendency of Prophet's Derision Before the Prophet Muhammad (PBUH)

Shama Naz*

Mian Muhammad Ali Awais**

Abstract

Allah sent the Prophets to direct mankind, but the Unbelievers makes fun of their Prophets. The trend of Prophets Derision is very ancient. There was a trend of Prophets Derision before Prophet Hood. In the Nation of the former Prophets, the Derision them differently. In this Article, A comprehensive review of stimulating behavior before time period of Prophet (P.B.U.H) being presented.

Keywords: Prophets, Ancient, Stimulating, Trend, behavior

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء و رسول کو بھیجا۔ ان رسول کو کتاب اور صحائف بھی عطا کیے گئے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تعلیمات پیش کی گئیں، جن پر عمل پیرا ہو کر ایک بندہ مومن اپنے خالق حقیقی کی رضا جوئی کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور آخرت کے کڑے احتساب میں فوز و فلاح کی ضمانت حاصل کر سکتا ہے۔ کاروان نبوت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت تک جاری رہا۔ اس دوران میں جس قدر انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے، وہ سب مختلف نوع کی آزمائشوں کا شکار ہوئے۔ انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں ان پر ناگفتہ بہ الزامات اور اتہامات لگائے گئے۔ انہیں دردناک طریقے سے قتل کیا گیا، قید و بند میں ڈالا گیا، وطن چھوڑنے اور ہجرت اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو ہر طریقے سے اذیت دی گئی ان کا مذاق اڑایا گیا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کو تکالیف پہنچانے اور ان پر الزامات لگانے میں یوں تو ہر عہد کے بد بخت اور شقی القلب کے لوگ شامل رہے ہیں۔ مگر یہود و نصاریٰ ان بد بختوں کے سرخیل دکھائی دیتے ہیں۔ انبیاء کرام نے جب اپنی اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی اور اس کے لیے ناقابل تردید دلائل پیش کئے تو ان پر غور و فکر کرنے کی بجائے ان کی قوموں نے ان کا مذاق اڑایا۔ ان کی تکذیب کی، اور انہیں اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ قرآن پاک میں متعدد انبیاء کرام جن میں حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب علیہ السلام خاص طور پر قابل ذکر ہیں کا ذکر کیا گیا ہے کہ کیسے ان کی قوموں نے اپنے انبیاء و رسول کے ساتھ ناروا سلوک کیا اور انکی تکذیب کی گئی اور ان کا مذاق اڑایا۔ ذیل میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کی قوموں کے استہزائی رویہ کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

* Ph.D Research Scholar, Visiting lecturer department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.

Email: shamanaz.018@gmail.com ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-5390-1529>

** M.Phil scholar, department of Islamic Studies government college women university Faisalabad.

Email: mianaliawais154@gmail.com ORCID: <https://orcid.org/0000.0001.8576.7259>

۱۔ قوم نوح کا استہزائی رویہ:

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جب نسل آدم کا سلسلہ آگے بڑھا تو بعض نیک لوگوں کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد آنے والی نسلوں نے شیطان کے فریب میں آکر بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی۔ جب بتوں اور شیطانوں کی پوجا کی جانے لگی اور لوگ گمراہی و ضلالت کے گڑھوں میں دھنس گئے، ان لوگوں کو گمراہی قعر مذلت سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسول حضرت نوح علیہ السلام کو اس دنیا میں مبعوث کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے۔ جب اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کو رسالت عطا فرمائی، تو آپ نے اپنی قوم کو خالص اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کے لیے بلایا، توحید کی دعوت دی۔ اور فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اس ایک ذات کی وحدانیت کا اعتراف کر لو کہ بیشک اس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ پاک نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے قصص کو قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم میں رہ کر تبلیغ جاری رکھی اور قوم کو لگاتار دعوت توحید و نبوت پیش فرماتے رہے جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

"ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه فليتب فيهم ألف سنة إلا خمسين عاما" (۱)

(اور بے شک ہم نے نوح کو اس قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا۔)

پہلے تو آپ کی قوم انکار کرتی رہی لیکن آپ نے مسلسل تبلیغ جاری رکھی آپ کی قوم نے آپ کی ذات پر کچھڑا چھالنا شروع کر دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا مذاق اڑایا۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے اور قرآن کی آیات کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استہزاء ہارسل کی تاریخ کا آغاز حضرت نوح علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بھی مذاق اڑایا گیا اور حضرت نوح کے ساتھ استہزاء کی خبر قرآن مجید میں ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

"فقال الملائة الذين كفروا من قومه ما نراك إلا بشرا مثلنا وما نراك اتبعك إلا الذين هم أراذلنا بادي الرأي وما نرى لكم علينا

من فضل بل نظنكم كاذبين" (۲)

(تو کہنے لگے ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا (اے نوح) ہم نہیں دیکھتے تمہیں مگر انسان اپنے جیسا اور ہم نہیں دیکھتے تمہیں کہ پیروی کرتے ہوں تمہاری بجز ان لوگوں کے جو ہم میں حقیر و ذلیل اور ظاہر بین ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہیں ہم پر کوئی فضیلت ہے بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔)

"کفار کا یہ شبہ ان کی جہالت پر مبنی ہے، کیونکہ نبی اپنی نبوت کو دلائل و براہین سے ثابت کرتا ہے اور معجزات پیش کرتا ہے وہ اپنی شکل و صورت اور خلقت سے اپنی نبوت کو ثابت نہیں کرتا۔" (۳)

آپ کی قوم کے سرداروں کی گفتگو کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"فقال الملائة الذين كفروا من قومه ما هذا إلا بشر مثلكم يريد أن يتفضل عليكم" (۴)

(تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے۔)

"قال الملاء من قومہ انا لنراک فی ضلال مبین" (۵)

(اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر سرداران کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف پسیمانہ اور کم عقل لوگ ہی کر رہے ہیں اور کفار مکہ نے بھی نبی کریم ﷺ کا اسی انداز میں استہزاء کیا۔ اللہ تعالیٰ ظاہر کو نہیں دیکھتا اگر ان کا باطن درست ہو اور ان کمزور لوگوں کا سینہ نور الہی سے منور ہو تو ان کی ظاہری خستہ حالی اور پسیمانگی کے باوجود وہ انہیں اپنی خیرات و برکات سے مالا مال کر دے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تو قوم کی سرداروں نے ان کو جھٹلایا اور ان کی تکذیب کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشتی بنانے کا حکم دیا۔ تو قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کا استہزاء کیا۔ جس کا تذکرہ قرآن پاک میں ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"واصنع الفلک بأعيننا ووحینا ولا تخاطبني فی الذین ظلموا إنهم مغروقون ویصنع الفلک وکلما مر علیہ ملاء من قومہ سخروا

منہ قال إن تسخروا منا فیانا نسخر منکم کما تسخرون" (۶)

(اور آپ ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے موافق کشتی بنائیے، اور ظالموں کے متعلق ہم سے کوئی بات نہ کریں کیونکہ وہ ضرور غرق کیے جائیں گے۔ اور نوح کشتی بنا رہے تھے اور جب بھی ان کی قوم کے (کافر) سرداران کے پاس سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے، نوح نے کہا اگر تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو تو جس طرح تم (اب) ہمارا مذاق اڑا رہے ہو تو وقت آنے پر ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے۔) کشتی بنانے کا مذاق اڑانے کی وجوہ:

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی۔ حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی بنا رہے تھے تو ان کی قوم کے کافر سرداران کو کشتی بتاتا دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

امام فخر الدین رازی نے حضرت نوح علیہ السلام کا مذاق اڑانے کی حسب ذیل وجوہات بیان کی ہیں:

۱۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے نوح! تم رسالت کا دعویٰ کرتے تھے اور بن گئے بڑھئی۔

۲۔ اگر تم رسالت کے دعویٰ میں سچے ہوتے تو اللہ تعالیٰ تم کو کشتی بنانے کی مشقت میں نہ ڈالتا۔

۳۔ اس سے پہلے انہوں نے کشتی نہیں دیکھی تھی نہ ان کو یہ معلوم تھا کہ کشتی کس کام آتی ہے۔ اس لیے وہ اس پر تعجب کرتے تھے اور ہنستے تھے۔

۴۔ وہ کشتی بہت بڑی تھی اور جس جگہ وہ کشتی بنا رہے تھے وہ جگہ پانی سے بہت دور تھی اس لیے وہ کہتے تھے یہاں پر پانی نہیں ہے اور اس کشتی کو دریاؤں اور سمندر کی طرف لے جانا تمہارے بس میں نہیں ہے اس لیے ان کے خیال میں اس جگہ کشتی بنانا محض بے عقلی کا کام ہے۔ (۷) اس استہزاء کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے امام قرطبی لکھتے ہیں:

"انہم كانوا يرونه يبنى سفينة في البرفسيوخرون به ويستهنون ويقولون: يا نوح صرت بعد النبوة نجارا"

(یعنی مذاق اڑاتے ہوئے کہتے کہ تم اعلان نبوت کے بعد بڑھئی بن گئے ہو۔)

لوگ حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھتے کہ کیا بنا رہے ہو آپ فرماتے:

"ابنى بيتا بمشى على الماء"

(کہ میں ایسا گھر تعمیر کر رہا ہوں جو پانی پر چلے گا۔)

لوگ آپ کی اس بات کو سنتے اور حیران ہوئے اور مذاق اڑاتے۔ (۸)

پیر محمد کرم شاہ لکھتے ہیں:

"حضرت! کیا نبوت چھوڑ کر اب بڑھئی بن گئے۔ صاحب کیا یہ کشتی خشکی میں چلے گی۔ یہاں تو کوئی دریا یا سمندر نہیں۔" (۹)

حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے طرح طرح کے طریقوں سے ستایا اور ان کا مذاق اڑایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

"إن هو إلا رجل به جنة فتربصوا به حتى حين" (۱۰)

(نہیں ہے یہ مگر ایسا شخص جسے جنوں کا مرض ہو گیا سو انتظار کرو اس کے انجام کا کچھ عرصہ۔)

قوم کے سرداروں کے نزدیک یہ تو کوئی دیوانہ شخص ہے کہ ایسے دعویٰ کرتا ہے اور ڈینگیں مارتا ہے اور کسی جناتی اثر کا نتیجہ ہے ورنہ جس کے ہوش و حواس درست ہوں وہ بھی ایسی بے بنیاد باتیں کرتا ہے؟ ساتھ ہی یہ کافر لوگوں کو کہتے کہ اس کی بات پر دھیان نہ دینا ورنہ ہی اس کی چکنی چڑی باتوں میں آنا کچھ انتظار کرو یہ خود ہی اپنے (نعوذ باللہ) اپنے انجام تک پہنچ جائے گا۔

۲۔ قوم ہود کا استہزائی رویہ:

حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا، قوم عاد آٹھ بتوں کی پجاری قوم تھی۔ بت پرستی کے ساتھ ساتھ ظلم و ستم کرنا، حق کو جھٹلانا، اپنی طاقت پر اترانا اور کمزوروں کو ستانا اس قوم کا محبوب مشغلہ تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام کو ایسی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا جو ہمیشہ طاقت اور اقتدار کے نشے میں مغموم رہتی تھی قوم عاد کے لوگ بہت تکبر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقتور اس دنیا میں کوئی نہیں ہے قوم ہود حضرت نوح علیہ السلام کے بعد پہلی قوم ہے، جو بت پرستی میں مبتلا ہوئی یہ قوم عاد سرکش تکبر کافروں کی قوم تھی، جو بتوں کی پرستش میں ہٹ دھرم اور حد سے گزرے ہوئے تھے پھر اللہ نے انہی میں سے ایک رسول بھیجا جس نے ان کو اللہ کی طرف بلایا اور ان کو توحید و اخلاص کی دعوت دی لیکن قوم عاد نے ان کی مخالفت کی اور جھٹلایا اور حضرت ہود علیہ السلام کا استہزاء کیا۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کی فکری، نظریاتی اور عملی بے راہ روی پر کبیدہ خاطر ہوتے ہوئے اسے راہ راست پر لانے کی ہر چند کوشش کی لیکن قوم عاد اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئی، بلکہ اس قوم کے منچلے الٹا حضرت ہود علیہ السلام کا مذاق اڑانے لگے کہ تم بہکی بہکی باتیں اس لیے

کر رہے ہو کہ ہمارے خداؤں نے تمہاری عقل میں فتور پیدا کر دیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ ملتا ہے۔

"إِن نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ" (۱۱)

(ہم تو یہی کہیں گے کہ تجھے ہمارے کسی خدا نے دماغی خلل میں مبتلا کر دیا ہے۔)

حضرت ہود علیہ السلام کے جاہل سردار کی سوچ تو دیکھو کہ وہ ایک رسول کا انکار کرتے ہوئے اس حد تک گر گئے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام ان کو دعوت حق کی طرف بلا رہے ہیں لیکن الٹا وہ آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں اور حضرت ہود علیہ السلام کو مجنوں کہہ رہے ہیں۔

پیر محمد کرم شاہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"یہ جو آپ بہکی بہکی (نعوذ باللہ) باتیں کر رہے ہیں۔ جانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا کوئی خدا تم سے ناراض ہو گیا ہے۔ اس نے تم سے عقل سلب کر لی ہے اور اب تم دیوانوں کی طرح باتیں کر رہے ہو۔ اپنی سلامتی مطلوب ہے تو ہمارے خداؤں کے قدموں میں گر پڑو اور اپنی گستاخی کی معافی مانگ لو۔" (۱۲)

جس طرح قوم عاد جسمانی طور پر سخت اور زور آور تھی اسی طرح دلوں کے اعتبار سے بھی بہت سخت تھی ان کی قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کا مذاق ان الفاظ میں اڑایا۔

"قال الملأ الذين كفروا من قومہ إنا لنراك في سفاهة وإنا لنظنك من الكاذبين" (۱۳)

(قوم کے کافر سردار کہنے لگے: اے (ہود) ہم تو خیال کرتے ہیں کہ تم نرے نادان اور ہم گمان کرتے ہیں کہ تم جھوٹوں میں سے ہو۔) قوم عاد اس حد تک سرکش، تکبر اور عناد میں آگے جا چکی تھی اور حضرت ہود علیہ السلام جب ان کو اللہ کی وحدانیت کی تعلیم دیتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی پرایمان لے آؤ بتوں کی پوجا کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دور نہیں وہ تم لوگوں کو آلے گا۔ تو قوم عاد آپ کا تمسخر اڑاتے ہوئے اس طرح کہتے جیسا کہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

"فأتنا بما تعدنا إن كنت من الصادقين" (۱۴)

(جا اگر تو سچا ہے تو جن عذابوں سے تو ہمیں دھمکا رہا ہے، انہیں لے آ۔)

حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا اس طرح استہزاء کرنا کوئی اچھے کی بات نہیں ہمیشہ سے ہی ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ جب بھی اللہ کے کسی بھی رسول نے اپنی قوم کو حق کا پیغام پہنچایا تو اس قوم نے ہمیشہ اپنے نبی و رسول کی تکذیب کی ان کا مذاق اڑایا گیا۔

۳۔ قوم صالح کا استہزائی رویہ:

شمود ایک عرب قبیلہ کا نام ہے۔ یہ حجاز اور تبوک کے درمیانی علاقے حجر میں آباد تھا۔ شمود کی طرف سیدنا صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آپ بھی قبیلہ شمود کے چشم و چراغ تھے۔ اس قبیلہ کی رہائش کا صدر مقام "مدائن صالح" تھا۔ یہ جگہ مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے۔ پرانے زمانے میں اس جگہ کو الحجر کے نام سے پکارا جاتا تھا، یہاں کے رہنے والوں کو قرآن حکیم نے اصحاب الحجر کہا ہے۔ (۱۵)

سنگ تراشی اس قوم کا محبوب مشغلہ تھا۔ پہاڑوں کو تراشنا اور اس سے بڑی بڑی عمارتیں بنانا اس قوم کا مشغلہ تھا۔ یہ قوم خالق کائنات کے تصور سے ناواقف تھی۔ سیدنا صالح علیہ السلام کو اس قوم طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ تاکہ وہ اپنی قوم کو توحید کی طرف بلائیں۔ اس قوم کا ذکر قرآن پاک کی مختلف سورتوں میں آیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بھی اپنی تبلیغ کا آغاز درس توحید سے کیا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی۔ قوم ثمود اور ان کے دل پتھروں کی طرح سخت تھے۔ وہ قوم تکبر اور ہٹ دھرم قوم تھی۔ سیدنا صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف بلا یا تو انہوں نے آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ آپ جیسے انسان کی پیروی کریں جو ہم جیسا ہی بشر ہے۔ ان کے استھراء کا ذکر قرآن پاک میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"فقلوا أبشرا منا واحدا نتبعه إنا إذا لفي ضلال وسعر" (۱۶)

(سوانہوں نے کہا کیا ہم اپنی جنس میں سے ایک بشر کی پیروی کریں! بے شک پھر تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہونگے۔)

پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"جب صالح علیہ السلام نے انہیں آکر توحید کی دعوت دی تو وہ آپ سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے اگر ہم اس کی بات مان لیں، پھر تو ہم راہ راست سے بھٹک جائیں گے اور ارد گرد کے قبائل ہمیں دیوانہ اور احمق کہیں گے ایک تو یہ ہماری طرح بشر ہے، پھر ہماری قوم کا ایک فرد ہے اور اس کے ساتھ جتھہ بھی نہیں۔ ایسے شخص کو نبی مان لینا پرلے درجہ کی گمراہی اور نادانی ہے۔" (۱۷)

حضرت صالح علیہ السلام کا مذاق ان کی قوم نے اڑایا جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

"قلوا إنما أنت من المسحرين" (۱۸)

(کہنے لگے (اے صالح!) تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر جادو کر دیا گیا۔)

یہ لوگ حضرت صالح کو منحوس کہتے اور کہتے کہ یہ سب خشک سالی اور جو بھی مصیبتیں ہیں۔ یہ تمہارے منحوس ساتھیوں کی وجہ سے ہیں اور طرح طرح کی وبائیں پھیل گئی ہیں یہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی ہی وجہ سے ہیں اور تمہاری نحوست ہی ہماری بربادی کا سامان لے کر آئی ہے۔

"فالوا اطيرنا بك وبمن معك" (۱۹)

(کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو برا شگون سمجھتے ہیں۔)

۴۔ قوم شعیب کا استھراء کی رو سے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین کی طرف بھیجا حضرت شعیب کا لقب خطیب الانبیاء ہے یہ لوگ ناپ اور تول میں کمی کیا کرتے تھے حضرت شعیب نے ان کو مال میں کمی کرنے سے منع فرمایا اور واحد ماننے اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیتے رہے مگر ان کی سرکشی دن بہ دن بڑھتی رہی اور ان کی قوم آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتی ہے جس کو قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔

"قالوا يا شعيب أصلاتك تأمرك أن نترك ما يعبد آباؤنا أو أن نفعل في أموالنا ما نشاء إنك لأنت الحليم الرشيد" (۲۰)

(قوم نے کہا اے شعیب! کہا تمہاری نماز تمہیں حکم دیتی ہے۔ کہ ہم چھوڑ دیں انھیں جن کی عبادت کیا کرتے تھے ہمارے باپ دادا یا نہ صرف کریں۔ اپنے مالوں میں جیسے ہم چاہیں (ازراہ تمسخر بولے) پس تم ہی ایک دانا اور نیک چین رہ گئے ہو۔)

حضرت شعیب علیہ السلام بہت نماز پڑھتے تھے اور ان کی قوم کے کفار جب ان کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے اور ہنستے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا مذاق اڑاتے۔ (۲۱)

نبی اللہ کو ان کا حلیم و رشید کہنا ازراہ مذاق و حقارت تھا جیسا کہ تفسیر سعدی میں بیان ہوا ہے بنا بریں انہوں نے ازراہ تمسخر کہا ان کل انت الحليم الرشيد یعنی تو تو بڑا برباد اور راست باز ہے، یعنی تو تو وہ شخص ہے کہ حلم و وقار تیرا اخلاق ہے، رشد و ہدایت تیری عادت ہے، رشد و ہدایت کے سوا تجھ سے کچھ صادر نہیں ہوتا۔ تو رشد و ہدایت کے سوا کسی چیز سے نہیں روکتا یعنی معاملہ ایسا نہیں ہے۔ ان کے کہنے کا مقصد درحقیقت یہ تھا کہ شعیب علیہ السلام اس سے برعکس حمایت اور گمراہی کے اوصاف سے متصف ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم حلیم و رشید ہو اور ہمارے آباء و اجداد احمق اور گمراہ؟ اور یہ قول جس کی انہوں نے تمسخر اور استہزاء کے طریقے سے تخریج کر کے معاملے کو شعیب علیہ السلام کے برعکس ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (۲۲)

ایک اور جگہ پر حضرت شعیب کی قوم کے سرداروں نے آپ کا مذاق ان الفاظ میں اڑایا جس کو قرآن نے یوں بیان فرمایا:

"قالوا إنما أنت من المسحرين" (۲۳)

(انہوں نے کہا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔)

قوم ثمود نے جو جواب اپنے رسول کو دیا وہی جواب حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ان کو دے رہی تھی کہ تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تیری عقل ٹھکانے نہیں رہی اس لیے ہذیبانی کیفیت میں باتیں کر رہا ہے پہلے اپنا علاج کراؤ پھر ہمارے پاس آنا۔

۵۔ قوم لوط کا استہزائی رویہ:

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ اور ان کے بھائی ہار ان بنت ارنخ کے بیٹے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کو چار شہروں کے طرف بھیجا گیا جو سدوم، امور نام سے مشہور ہے۔ یہ جگہ بحر مردار کے قریب واقع ہے۔ ان لوگوں میں حیاء نام کی کوئی چیز نہیں تھی اور یہ عورتوں کی بجائے مردوں سے اپنی نفساتی خواہشات کو پورا کرتے تھے اس عمل بد کی ابتداء سب سے پہلے اسی قوم نے ہی کی کیونکہ کائنات میں اس عمل بد کا کوئی تصور نہیں تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو اس برے فعل سے روکتے مگر قوم آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر قبول نہ کرتے اور اسی فعل پر مصر رہے جب حضرت لوط نے کثرت کے ساتھ تبلیغ فرمائی اور اس برے فعل کو روکنے کی کوشش کی تو قوم نے آپ کے ساتھ تحقیر آمیز رویہ اختیار کیا۔ آپ کو دھمکیاں دی اور آپ کو تمسخر کا نشانہ بنایا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

"وما كان جواب قومه إلا أن قالوا أخرجوهم من قريبتكم إنهم أناس بتطهرون" (۲۴)

(اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان کو بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔)
حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو اس فعل کی برائی اور گندگی سے آگاہ کرتے کہ یہ عمل نقصان دہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے تو اس قوم کے لوگ بطور توہین و تمسخر یہ کہتے یہ تو پاکیزہ لوگ ہیں۔ یہ پاکیزگی چاہتے ہیں۔ ان کو یہاں سے نکال دو اور وہ آپ کو بستی سے نکلنے کی دھمکی دیتی ہیں اس قوم نے اپنی عیاشیوں اور برائیوں کو روکنے کی بجائے حضرت لوط علیہ السلام کی تحقیر و تمسخر کرنا شروع کر دیا۔
۶۔ قوم موسیٰ کا استہزائی رویہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبروں میں سے تھے۔ آپ آل یعقوب میں سے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ سولہویں صدی قبل مسیح کا ہے آپ علیہ السلام کو کلیم اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوئے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا اور فرعون جو کہ مصر کا بادشاہ تھا اس کے ماتحت بہت بڑا لشکر تھا اور اس کے درباری اور معاون بہت بڑے جادو گر تھے۔ اس زمانہ میں جادو کا بڑا چرچا تھا اور جادو کی بہت قسمیں تھیں۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنی رعایا کو کہتا کہ مجھے سجدہ کرو میں تمہارا خدا ہوں اور پوری قوم فرعون کو سجدہ کرتی تھی۔ یہ قوم گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نکلنے کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قوم کی طرف مبعوث کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس قوم کو خدا کی ربوبیت کی طرف بلا یا تو آپ کی قوم آپ کے خلاف ہو گئے۔ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزے عطا کیے ایک ید بیضا اور دوسرا لٹھی کا معجزہ دیا گیا اور آپ یہ معجزات لی کر فرعون کے دربار میں گئے تاکہ اس کو اسلام کی طرف بلائیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام واضح طور پر سنائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں گئے اور فرعون سے مناظرہ کیا تو فرعون اور اس کے درباریوں نے آپ کا مذاق اڑایا۔ فرعون آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کو دیوانہ کہتا ہے۔

"قال إن رسولکم الذی أرسل إلکم لجنون" (۲۵)

(فرعون بولا بلاشبہ تمہارا یہ رسول جو بھیجا گیا ہے۔ تمہاری طرف یہ تو دیوانہ ہے۔)

اور پھر کہنے لگا اگر تم واقعی میں رسول ہو اور اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ نشانی تو دکھاؤ۔

"قال فأت به إن كنت من الصادقین" (۲۶)

(اس نے کہا پھر پیش کرو اسے اگر تم سچے ہو۔)

آپ علیہ السلام نے جب اپنے معجزات پیش کیے تو فرعون نے کہا کہ آپ علیہ السلام (نعوذ باللہ) جادو گر ہیں:

"قال للملا حولہ إن هذا لساحر علیم" (۲۷)

(فرعون نے اپنے آس پاس بیٹھنے والے درباریوں سے کہا واقعی یہ ماہر جادو گر ہے)

"فلما جاء تم آیاتنا مبصرة قالوا هذا سحر مبین" (۲۸)

(پس جب ہماری نشانیاں ان کے پاس آئیں بصیرت افروز بن کر تو انھوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے)

"قال الملأ من قوم فرعون إن هذا لساحر علیہم" (۲۹)

(قوم فرعون کے سرداروں نے (آپس میں) کہا یقیناً یہ شخص بہت ماہر جادو گر ہے۔)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کے پاس گئے۔ اس کو دعوت دی۔ اور اللہ نے آپ کو جو معجزات دیئے وہ دکھائے تاکہ وہ ایمان لے آئے لیکن فرعون نے ایمان لانے کی بجائے آپ کو جادو گر کہا اور آپ کے معجزوں کو جادو کا کرشمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو بے راہ روی اور ظلم و تعدی سے باز آجانے کا کہا اور اللہ پر ایمان لے آؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کو بھرے دربار میں رب العالمین کا ذکر کیا تو اسے سخت ناگوار گزرا اور اپنے وزیر خاص ہامان کو بطور استہزاء حکم دیا کہ موسیٰ کا خدا تو مجھے نظر نہیں آ رہا زمین پر تو کہیں نہیں ہے۔ آسمان پر شاید کہیں ہو ہامان کو حکم دیا کہ ایک نہایت بلند محل تعمیر کرو تاکہ اس مینار محل پر چڑھ کر آسمان میں جھانک کر تسلی کر لیں کہ آیا موسیٰ کا خدا آسمان پر ہوا تو نظر آجائے گا اور اگر موسیٰ کا خدا نظر نہ آیا تو وہ جھوٹا ہے:

"وقال فرعون یا ایہا الملأ ما علمت لکم من إله غیري فأوقد لی یا ہامان علی الطین فاجعل لی صرحا لعلی أطلع إلی إله

موسیٰ وإنی لأظنہ من الکاذبین" (۳۰)

(یہ سن کر) فرعون نے کہا اے اہل دربار! میں تو نہیں جانتا کہ تمہارے لیے میرے سوا کوئی اور خدا ہے پس آگ جلا میرے لیے اے ہامان! اور اس پر اینٹیں پکوا میرے لیے ایک اونچا محل تعمیر کرو۔ شاید (اس پر چڑھ کر) میں سراغ لگا سکوں موسیٰ کے خدا کا۔ اور میں تو اس کے بارے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔)

پہلے تو فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں مانتا پھر کہتا کہ اگر تم سچے ہو تو معجزہ یا نشانی دکھاؤ اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا معجزہ دکھاتے تو وہ آپ کو جادو گر اور مجنون کہتے اور آپ کا اور آپ کے معجزات کا مذاق اڑاتے۔

"فلما جاءہم بآیاتنا إذا ہم منها یضحکون" (۳۱)

(سو جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو اسی وقت وہ ان نشانوں پر ہنسنے لگے۔)

الغرض اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و رسل اس دنیا میں بھیجے۔ تو انسانوں نے ان انبیاء و رسل کی مخالفت کی ان کو طرح طرح کی اذیت دی گئی اور ان مقدس ہستیوں کا مذاق اڑایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی ہمیشہ سے یہ روش رہی ہے کہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ ناروا سلوک کر کے اپنی انا کی تسکین کرتے رہے ہیں۔ جتنے بھی رسل آئے ان کی اقوام نے اپنے رسول کے ساتھ استہزائی رویہ اپنایا رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کو تکلیف دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے جس کا مقصد ان رسل کو ہدایت کے راستے سے ہٹانا تھا۔

سابقہ انبیاء و رسل کی اقوام نے ان کا استہزاء مختلف انداز سے کیا حضرت نوح کو بڑھئی اور مجنون کہا تو حضرت تھو اور حضرت صالح کو نادان جھوٹا،

جادو گر، دیوانہ اور منحوس کہہ کر استہزاء کیا گیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم ازراہ تمسخر حلیم و رشید کہتے۔ قوم لوط آپ کی پاکیزگی کا مذاق اڑاتے۔ قوم موسیٰ حضرت موسیٰ کو جادو گر، دیوانہ کہہ کر آپ کا مذاق اڑاتی۔ ان تمام الفاظ و انداز سے پتہ چلتا ہے کہ بعثت نبوی سے پہلے استہزاء ہارسل کا رجحان موجود تھا۔

References

1. Al - Ankabot:14
2. Al-Hood: 27
3. Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyaan ul Quran, Lahore: Roomi Publications ,First Edition, 2005, vol, 5, pg: 528
4. Al-Mominoon: 24
5. Al-Ahraf :60
6. Hood: 37-38
7. Razi, Fakhar udeen , Muhammad Bin Ahmad, Tafseer Kabber, Berot: Dar ul Hayyat Altrat Al Arabi, 1415, Vol: 6, Pg: 345
8. Qurtabi, Abu Abdullah Muhamad bin Ahmad, Aljamia Alakham Alquran, Berot: Daraul fiqar, 1415, Vol: 11, pg: 113
9. Karam Shah, Peer Muhammad Al Azhari, Zia Al Quran, Lahore: Zia Ul Quran Publications, 1995, Vol: 2 Pg: 1031
10. Al.Mominoon: 25
11. Hood: 54
12. Karam Shah, Peer Muhammad Al Azhari, Zia Al Quran, Vol: 2 Pg: 368
13. Al-Ahraf: 66
14. Al-Ahraf : 70
15. Ghazanafer, Mehmood Ahmad, Hayyat Anbiya Alahiya slam, Lahore: Nomani Kutab Khana, April, 2008, pg: 101
16. Al-Qamar: 24
17. Karam Shah, Peer Muhammad Al Azhari, Zia Al Quran, Vol: 5, pg: 59
18. Al-sohra: 153
19. Al-Namal: 47
20. Hood: 87
21. Saeedi, Ghulam Rasool, Tibyaan ul Quran, Vol: 5, Pg: 609
22. Alsadi, Abudr Rehman Bin Nasir, Yatseer Al Kareem Al Rehman Fe Tafseer Kalam Almnan Al maroof Tafseer Alsadi, Lahore: Daraulslam, shawal, 1423, January , 2003, pg : 1220.
23. Al Sohra: 185
24. Al-Ahraf: 82
25. Al Sohra: 27
26. Al Sohra: 31
27. Al Sohra: 34
28. Al- Namal: 13
29. Al- Ahraf: 109
30. Al- Qasas: 38
31. Al -Zakhraf: 47